Regd. No P. 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دفتر نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ قادیان

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

جلد ۱۴

شمارہ ۱۰

ہفت روزہ

قادیان

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

نائب نسیم احمد گجراتی

The Weekly Badr Qadian

شرح چندہ

سالانہ ــــ ۷

ششماہی ــــ ۴

ممالک غیر ــــ ۸

۱۴ امان ۱۳۴۴ ہش | ۲۹ شوال ۱۳۸۵ھ | ۴ مارچ ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں اخبار الفضل مورخہ ۲۸ فروری میں شائع شدہ ڈاکٹری رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:-

"ربوہ ۲۷ فروری بوقت ۹½ بجے صبح - کل حضور کو اسہال کی تکلیف ہو گئی - رات نیند آ گئی اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔"

احباب کرام اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں

قادیان ۲ مارچ - حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر وعافیت سے ہیں - الحمد للہ۔

مصلح موعود کے ذریعہ رونما ہونے والا عظیم الشان روحانی انقلاب

افریقہ کے متعدد نامور مسلم زعماء اور سربرآوردہ حضرات کا اعتراف

مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے اس کی پیدائش سے بھی قبل فتح وظفر کی کلید قرار دیا تھا اور اس لئے قرار دیا تھا کہ خدائی فیصلہ کے بموجب اس کے ذریعہ اسلام نے تمام دنیا میں فتحیاب ہونا تھا۔ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مصداق یعنی مصلح موعود اور فتح وظفر کی کلید ہیں) کے عہد خلافت میں اسلام مشرق ومغرب کے ممالک میں جس شان سے فتحیاب ہوا ہے اور برابر ہو رہا ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ حتیٰ کہ اغیار تک اس کے قائل ومعترف ہیں۔ روئے زمین کے وہ ممالک جن میں آپ کے عہد خلافت میں آپ کی عظیم الشان مساعی کی بدولت اسلام پھیلا ہے اور پھیل رہا ہے تین درجن کے قریب ہیں۔ ان ممالک کے مختلف حصوں میں ڈیڑھ صد سے بھی زیادہ مبلغین کام کر رہے ہیں سینکڑوں مسجدیں تعمیر ہو چکی ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں نومسلموں کی منظم جماعتوں کے معرض وجود میں آنے سے ایک عظیم الشان روحانی انقلاب کی طرح پڑ چکی ہے۔

ان ممالک میں علی الخصوص افریقہ کے ممالک بھی شامل ہیں۔ افریقہ وہ براعظم ہے جس پر آج سے نصف صدی قبل تک عیسائیت گھٹا ٹوپ بادل کی طرح چھائی ہوئی تھی۔ اس وقت کوئی بھی یہ باور کرنے کو تیار نہ تھا کہ اس کا یہ ہمہ گیر غلبہ کبھی ٹوٹ سکے گا۔ آج سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے قائم کردہ مشنوں اور آپ کے بھیجے ہوئے مبلغین اسلام کے ذریعہ عیسائیت کا یہ غلبہ بڑی سرعت سے ساتھ ٹوٹ رہا ہے اور اسی سرعت کے ساتھ اس کی جگہ اسلام غالب آ رہا ہے۔ اس کا اعتراف خود مغرب کے بڑے بڑے عیسائی پادری کر چکے ہیں اور اب بھی برابر کر رہے ہیں۔ آئے دن ان کے ایسے بیانات کتابوں اور اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں کہ افریقہ میں عیسائیت دن بدن زوال پذیر ہو رہی ہے

لوگ اب عیسائیت کو ترک کر کے زیادہ سے زیادہ اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں مثال کے طور پر امریکی سیاح مسٹر ولارڈ پرائس اپنی حالیہ انگریزی کتاب "ناقابل یقین افریقہ" (Incredible Africa) میں رقمطراز ہیں:-

"اسلام افریقہ میں عیسائیت کی نسبت تین گنا زیادہ تیز رفتاری سے پنپ رہا ہے۔ باہر کے کسی مذہب کو قبول کرنے کا سوال ہو تو اہل افریقہ اس بات پر آمادہ ہیں کہ وہ اس بارہ میں مسلمانوں کی طرف رجوع کریں جن کا بجز اپنے مذہب کی اشاعت کے افریقہ کے ساتھ اور کوئی مفاد وابستہ نہیں۔ یورپین آباد کاروں کے متعلق ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ لوگ ہمیں بائیبل تو دیتے رہے لیکن ساتھ ساتھ اس کے عوض میں ہمیں اپنی زمینوں سے محروم کرتے رہے۔ عیسائی منادڈاکٹر بلی گراہم نے افریقہ کے دورہ سے واپس آ کر وہاں عیسائیت کے زوال کی پیشگوئی کی ہے اور کہا ہے کہ وقت آنے والا ہے کہ جب عیسائیوں کو افریقہ میں جان بچانے کے لئے غاروں اور زیر زمین دوز خفیہ مقامات میں پناہ لینی پڑے گی۔"

(ترجمہ از ناقابل یقین افریقہ صفحہ ۱۹۰)

افریقہ میں یہ انقلاب کیوں اور کیسے رونما ہوا؟ اس کا سہرا سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے سر ہے۔ آپ نے آج سے چالیس سال قبل افریقہ کی جانب توجہ مبذول فرمائی اور وہاں مبلغ بھیجے اور اس طرح وہاں عیسائیت کے بالمقابل منظم اور مستقل بنیادوں پر تبلیغ اسلام کی داغ بیل ڈالی۔ ان ابتدائی کوششوں کے بعد آج وہاں مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کے تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اس وقت کینیا، یوگنڈا، ٹانگانیکا، سیرالیون، گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، ٹوگولینڈ، لائبیریا اور جنوبی افریقہ میں باقاعدہ احمدیہ مشن قائم ہیں۔ جن کے ذریعہ وہاں وسیع پیمانہ پر اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے اور سینکڑوں جماعتوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ افریقہ کے نامور مسلم زعماء اور سربرآوردہ حضرات جماعت احمدیہ کی ان تبلیغی مساعی اور اسلامی خدمات کے دل سے معترف ہیں اور انہیں بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم یہاں صومالی ریاست کے صدر ہز ایکسی لینسی عبداللہ عثمان کے ان تاثرات کا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے احمدیہ مشن گھانا کی عظیم الشان تبلیغی مساعی اور اسلامی خدمات کے بارہ میں ظاہر فرمائے۔ آپ اکتوبر ۱۹۶۱ء میں حکومت گھانا کی دعوت پر وہاں تشریف لے گئے تھے۔ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو آپ نے سٹیٹ ہاؤس میں جماعت احمدیہ گھانا کے ایک نمائندہ وفد کو باریابی کا موقعہ عطا کیا۔ اس ملاقات میں آپ نے احمدیہ مشن کی مساعی کو بہت سراہا اور مشن کی "کتاب زائرین" میں اپنے قلم سے نہایت شاندار تعریفی کلمات رقم فرمائے۔ آپ نے تحریر فرمایا:-

"مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ گھانا میں نہ صرف ایک مسلم تبلیغی مشن برسرکار ہے بلکہ اسے نمایاں اور عظیم الشان کامیابی بھی نصیب ہو رہی ہے۔ فی زمانہ اسلام کی لازوال تعلیمات، اس کے مقدس نظریات اور اس کے عام فہم دلائل کو پھیلانے اور فروغ دینے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ منظم تبلیغی جدوجہد اور تربیت یافتہ مبلغین کی ازحد قلت تھی اسی لئے احمدیہ مشن کی مساعی سے آگاہی میرے لئے بہت خوشی کا موجب ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میری یہ دعا ہے کہ وہ ان کی عظیم کوششوں میں برکت ڈالے اور اپنی تائید سے نوازے۔ موجودہ انسانیت کے پریشان کن حالات میں اسلام جو عظیم الشان خدمت بجا لا سکتا ہے اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ میں امید کرتا ہوں کہ مشن کی ان مساعی کو بنظر استحسان دیکھا جائے گا۔ اور ان کی حمایت کی جائے گی۔ یہ عظیم الشان مساعی تعریف وتوصیف اور تائید وحمایت کی بجا طور پر مستحق ہیں۔"

(ترجمہ از انگریزی)

اسی طرح سیرالیون کے نائب وزیر اعظم آنریبل ایم ایس مصطفےٰ جب سرکاری دورہ کے سلسلہ میں گھانا تشریف لے گئے

(باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت کا عقیدہ اور نئے انکشافات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی دربارہ کسرِ صلیب کا ظہور

ایک برطانوی ڈاکٹر کا تازہ ترین مقالہ

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیٹر ماہنامہ الفرقان ربوہ

احادیث نبویہ میں آنے والے مسیح موعود کی ایک امتیازی علامت "کسرِ صلیب" قرار دی گئی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور ایسے زمانہ میں مقدر تھا جب کہ صلیبی مذہب اپنے عروج پر ہو۔ نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ مسیح موعود کے ہاتھوں اس مذہب کے نابود کرنے کا ایک غیر معمولی کارنامہ صادر ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ایسے زمانہ میں ہوا جبکہ صلیبی مذہب چار دانگ عالم میں غالبانہ رنگ میں پھیل رہا تھا۔ عیسائی تو اپنے باطل عقاید کی وجہ سے حضرت مسیح کو خدا سمجھتے تھے۔ اس کی صلیبی موت کو ماننے کے باوجود پھر اسے زندہ ہو کر آسمانوں پر جانے والا یقین کرتے تھے۔ اور اس کی جسمانی آمد کے آسمانوں سے منتظر تھے۔ قابلِ افسوس بات یہ تھی کہ مسلمان جو توحید کے علمبردار اور عظمت نبوی کے معتقد تھے ان میں بھی عیسائی پروپیگنڈا سے یہ غلط عقیدہ سرایت کر گیا کہ حضرت مسیح ابن مریم جسم کے ساتھ آسمانوں پر زندہ بیٹھے ہیں۔ اور وہی جسمانی طور پر آسمانوں سے اتریں گے مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں کی اس تائید کا نتیجہ یہ تھا کہ پادری شیر ببر کی طرح مسلمان عوام اور علماء پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اور وہ ان کے سامنے بھیگی بلی کی طرح دکھائی دیتے تھے ان نامساعد حالات میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعویٰ کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر نہیں مرے بلکہ وہ اپنی طبعی موت سے فوت ہو کر سری نگر کشمیر میں مدفون ہیں۔ کتنا عجیب دعویٰ تھا۔ شروع شروع میں پادریوں اور مولویوں نے نہایت حقارت سے اس دعوے کو ٹھکرا دیا۔ اور علماء نے تو اپنی تکفیر کی بنیاد ہی حضرت اقدس کے اس دعوے کو قرار دیا۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کے سامنے علماء از روئے قرآن مجید گنگ تھے۔ اور عیسائی پادریوں کو حضور کے دلائل از روئے بائیبل کا کوئی جواب نہ سوجھ رہا تھا۔ تاہم وہ اپنی سی کوشش کرتے رہے آخر کار بہتوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کے آگے سر جھکا دیا۔ تحقیق کے میدان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل تو ناقابلِ تردید تھے اس لئے عیسائیوں میں بھی یہ سوال شدت سے زیر غور آنے لگا کہ آیا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فی الواقعہ فوت ہو گئے تھے یا بیہوشی کی حالت میں زندہ ہی اتار لئے گئے تھے اور پھر انہوں نے مزید زندگی پائی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی اعلان فرمایا ہے کہ اب آئندہ ایسے اسباب پیدا ہوں گے اور ایسے انکشافات ہوتے رہیں گے جن سے یہ مسئلہ روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا کا ارادہ تھا کہ وہ چمکتا ہوا حربہ اور وہ حقیقت نما برہان جو صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کرے اس کی نسبت ابتدا سے یہی مقدر تھا کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دنیا میں ظاہر ہو۔ کیونکہ خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ صلیبی مذہب نہ گھٹے گا نہ اس کی ترقی میں فتور آئے گا جب تک کہ مسیح موعود دنیا میں ظاہر نہ ہو اور وہی ہے جو کسرِ صلیب اس کے ہاتھ پر ہوگی۔ اس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی۔ تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائیگی۔"

(مسیح ہندوستان میں ص۳۴)

اب روز بروز صلیبی واقعہ کی حقیقت کھل رہی ہے۔ چنانچہ لنڈن سے ۱۱ فروری ۱۹۶۵ء کی ایک خبر روزنامہ "ساتھی" پٹنہ بھارت میں شائع ہوئی ہے جسے ذیل میں من وعن درج کیا جاتا ہے:-

"کیا حضرت عیسیٰؑ صلیب پر ہی انتقال کر گئے اور کیا وہ دوبارہ زندہ ہو گئے ایک اختلافی مسئلہ" (عنوان کے تحت)

لنڈن۔ ۱۱ فروری۔ کیا حضرت عیسیٰؑ صلیب پر ہی انتقال کر گئے اور کیا پھر وہ دوبارہ زندہ ہو گئے۔ کیونکہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جائیں گے۔

صدیوں سے یہ مسئلہ زیر بحث رہا ہے آخر ۱۹۰۸ء میں امریکن ڈاکٹر سی پی کلارک کا ایک مضمون رسالہ "امریکن ریکارڈ" میں چھپا جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بیہوش ہو گئے مگر انہیں مردہ سمجھ لیا گیا۔ اس کے ۲۷ سال بعد ایک اور امریکن ڈاکٹر ایس ویز نے اس تھیوری کی تصدیق کی اور کہا کہ جن لوگوں کو صلیب دیا جاتا تھا عام طور پر ان کی موت کا سبب بیہوشی ہوتی تھی

اب ایک برطانوی ڈاکٹر نے جو سینٹ ٹامس ہسپتال میں کام کرتا ہے ایک مقالہ چھاپا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اکثر مریض ڈینٹسٹوں کی کرسیوں پر بیہوش ہو گئے طبی لحاظ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اگر کسی مریض کا سر اوپر کی طرف ہو۔ اگر وہ بیہوش ہو جائے تو اسے اسی حالت میں رہنے دیا جائے تو اس کے دماغ کی طرف دورانِ خون جاری نہیں رہ سکتا اس سے موت واقع ہو سکتی ہے لیکن اگر اس شخص کو مرنے سے پہلے پہلے چت لٹا دیا جائے تو وہ بچ سکتا ہے مگر صحتیابی کی رفتار سست ہو سکتی ہے لیکن آدھے گھنٹے سے لے کر وہ کئی دن تک بیہوش رہ سکتا ہے۔

اس ڈاکٹر نے اسی نوعیت کے ایک سو مریضوں کا معائنہ کیا ہے اور لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے وہ بیہوش ہوں گے لیکن جب انہیں صلیب سے اتار کر لٹا دیا ہوگا تو ان میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے ہونگے ڈاکٹر مذکور نے لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی دوپہر کے بعد تین بجے کے قریب موت واقع ہوئی۔ وہ تین گھنٹے تک صلیب پر رہے۔ اس دوران وہ بیہوش ہو گئے مگر دشمنوں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ انتقال کر گئے۔ اسلئے انہوں نے حضرت عیسیٰ کی ٹانگیں نہیں توڑیں جن لوگوں کو صلیب دیا جاتا تھا انکی موت کا یقین حاصل کرنے کیلئے ان کی ٹانگیں توڑ دی جاتی تھیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ رومن سپاہی نے صلیب پر لٹکے ہوئے حضرت عیسیٰ کے پہلو میں چھرا گھونپ دیا اور زخم سے خون اور پانی نکلا ڈاکٹر مذکور نے لکھا کہ خون بیہوشی کی حالت میں نکل سکتا ہے موت کی حالت میں نہیں۔ چونکہ حضرت عیسیٰ کی موت کی تشخیص ایک سپاہی نے کی (حالانکہ کسی ماہر طب کو کرنی چاہیئے تھی) اسلئے جو غلط فہمی پیدا ہوئی وہ قابلِ فہم ہے حضرت عیسیٰ کو قبر میں لٹا دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ ان کی بیہوشی آہستہ آہستہ ختم ہو گئی ہو اور اس دوران میں انکے زخم مندمل بھی ہو گئے ہوں اور وہ ہوش میں آ گئے ہوں۔"

(روزنامہ ساتھی پٹنہ ۱۲ فروری ۱۹۶۵ء)

اس اقتباس سے عیاں ہے کہ پرانے زمانہ کی صلیب پر تین گھنٹے کے اندر اندر موت بالکل غیر یقینی ہے ہاں یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح صدمہ اور زخموں سے بیہوش ہو گئے ہوں جنہیں مردہ سمجھ لیا گیا ہو بعد ازاں ادویہ اور مرہم عیسیٰ وغیرہ کے استعمال سے وہ ہوش میں آ گئے اور ان کے زخموں کا علاج کیا گیا (باقی آخری صفحہ پر)

دورانِ سال میں جلسے اور تبلیغی ہفتے منانے کا پروگرام

گذشتہ سالوں کی طرح دورانِ سال ۱۹۶۵ء میں جلسوں اور تبلیغی ہفتہ ہائے تبلیغ منانے کیلئے مرکز کی طرف سے ۱۱ فروری کے پرچہ میں جو پروگرام شائع ہوا ہے اس میں جلسہ "یوم خلافت" درج ہونے سے رہ گیا تھا۔ اس لئے جماعتوں اور احباب کی آگاہی کے لئے دورانِ سال کے جلسوں اور ہفتہ ہائے تبلیغ کا پروگرام دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کے مطابق اپنی جماعتوں میں جلسے وغیرہ منعقد کریں۔ اور ہفتہ ہائے تبلیغ منائیں اور کارگذاری کی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

۱۔ جلسہ یوم مصلح موعود ۲۰ فروری
۲۔ جلسہ یوم مسیح موعود ۲۳ مارچ
۳۔ جلسہ پیشوایانِ مذاہب ۴ اپریل
۴۔ جلسہ یوم خلافت ۲۷ مئی
۵۔ جلسہ سیرت النبی صلعم ۱۲ جولائی
۶۔ ہفتہ ہائے تبلیغ۔ سال میں دو بار۔ مئی کے پہلے ہفتہ میں اور اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خلافتِ ثانیہ کے سنہری دور کی دو اہم تحریکات

تحریکِ جدید ——— اور ——— وقفِ جدید

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ منظفرپور (بہار)

قسط دوم

چھٹی اہمیت

تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کو چھٹی اہمیت یہ حاصل ہے کہ ان تحریکات کے مقدس بانی پر اوائلِ عمر اور عنفوانِ شباب میں ہی اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے ایک عجیب اضطراری کیفیت اور دعاؤں میں ایک بے انتہا شغف اور رِقت محویت کا عالم طاری رہتا تھا۔ گویا یہ چیز ہمیشہ سے آپ کی فطرت میں ودیعت کی گئی تھی۔ بطور نمونہ اس کے متعلق دو شہادتیں درج ذیل ہیں:-

۱- حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سورج گرہن کی نماز پڑھنے کے لئے ہم سب مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے۔ نماز مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے پڑھائی۔ اور نماز کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کی کہ میاں آپ دعا شروع کریں۔ آپ نے دعا شروع فرمائی۔ مگر آپ اس دعا میں ایسے محو ہوئے کہ آپ کو یہ خبر ہی نہ رہی کہ میرے ساتھ اور لوگ بھی دعا میں شریک ہیں۔ دعا میں جس قدر لوگ شامل تھے ان کے ہاتھ اٹھے اٹھے اس قدر تھک گئے کہ وہ شل ہونے کے قریب ہو گئے۔ اور کئی کمزور صحت کے لوگ تو پریشان ہو گئے تب مولوی محمد احسن صاحب نے جو خود بھی تھک چکے تھے دعا کے خاتمہ کے الفاظ بلند آواز میں کہنے شروع کئے جسے سن کر آپ نے دعا ختم فرمائی۔"

(الحکم جوبلی نمبر صفحہ ۸)

۲- دوسری شہادت حضرت شیخ غلام احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج رات مسجد مبارک میں گذاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو دیکھا کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا۔ اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے یہ دعا کی کہ یا الٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ یہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کی اور مصافحہ کیا اور پوچھا کہ میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا تو آپ نے فرمایا کہ:-

"میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا۔"

اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔"

(الحکم جوبلی نمبر صفحہ ۸)

یہ وہ منبع اور ظرفِ مقدس ہے جس سے تحریکِ جدید اور وقفِ جدید عالمِ وجود میں آئیں۔ پس اس اعتبار سے بھی ان مقدس تحریکات کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

ساتویں اہمیت

ساتویں اہمیت ان تحریکات کے وہ مطالبات ہیں جو حضور اقدس نے ان تحریکات کے ضمن میں جماعت کے سامنے رکھے۔ وقفِ جدید کے متعلق تو بخوفِ طوالت اسی پر اکتفا کروں گا کہ حضور نے مجاہدینِ وقفِ جدید کو منظم رنگ میں صوفیائے کرام کے طریق کو اپنانے کی ہدایت فرمائی ہے اور جماعت کو اس مد میں چندہ ادا کرنے اور اپنی زمین کا ایک حصہ وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔

تحریکِ جدید کے ضمن میں حضور نے پہلے انیس مطالبات جماعت کے سامنے رکھے پھر دفتر دوم کے آغاز پر ان مطالبات میں اضافہ فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ جملہ مطالبات بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ بخوفِ طوالت سب مطالبات کی اہمیت تو اس موقعہ پر بیان نہیں کر سکتا۔ البتہ مضمون کی وضاحت کی غرض سے بعض مطالبات کی جزئیات پیش کر دیتا ہوں۔

سب سے پہلا مطالبہ حضور انور نے جماعت کے سامنے "سادہ زندگی" کا رکھا۔ یعنی کھانے میں پہننے میں اور رہائش میں سادگی اختیار کی جائے اور اس کے متعلق نہایت شرح و بسط کے ساتھ حضور نے اپنے خطبات میں جماعت کو ہدایات دیں۔ اور جماعت کے مخلصین نے ان ہدایات کو عملی جامہ پہنایا۔ ایک مقام پر حضور اقدس سادہ زندگی کی حکمت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے۔"

"نیز یہ کہ جب مشکلات کا وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے۔ بلکہ وہ یہ خیال کریں کہ اگر ہمیں وطن چھوڑنا پڑا ہے تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں۔ اور اگر کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی تھے۔ پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کر سکیں گے اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے"

(مطالبات صفحہ ۱۲)

آج یہ مشکلات نہایت شدت کے ساتھ ہمارے ملک میں پیدا ہو چکی ہیں۔ جن کا کوئی علاج ہمیں نظر نہیں آتا۔ اگر حضور انور کی ان ہدایات پر ہمارا ملک آج بھی عمل کرنے لگ جائے تو ان سنگین مشکلات سے نجات پا سکتا ہے۔

حضور نے مستورات کو لباس میں سادگی کی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:-

"جو عورتیں اس میں شامل ہوں اپنے اوپر ایسی ہی پابندی کر لیں کہ محض پسند پر کپڑے نہ خریدیں گی۔ بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی۔ اس عادت کو ترک کریں گی اور پھیری والے سے کپڑا نہ خریدیں گی کہ اس طرح بلا ضرورت کپڑا خریدنے کی عادت پڑتی ہے۔ یہ عادت اسراف میں بہت ممد ہے

پس جو عورتیں اس تحریک میں شامل ہوں وہ گوٹہ کناری اور فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں۔"

(مطالبات صفحہ ۲۲)

زیورات

زیورات کے متعلق حضور ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"درحقیقت زیور اقتصادی لحاظ سے ایک نہایت مضر چیز ہے کیونکہ اس میں قوم کا روپیہ بغیر کسی فائدہ کے پھنس جاتا ہے .... ایک عورت اگر اپنے پاس دس ہزار کا زیور بھی رکھ لیتی ہے۔ تو اس کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ دس ہزار روپیہ تجارت میں لگا دیتی ہے۔ اور پندرہ بیس آدمی پرورش پا جاتے ہیں تو اس سے ملک اور قوم کو بہت بڑا فائدہ پہنچے گا .... پس زیورات کے بنانے میں جس قدر احتیاط کی جائے وہ نہ صرف امارت و غربت کا امتیاز دور کرنے کے لئے بلکہ اپنے ملک کو ترقی دینے کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔

پس یہ احکام ایسے نہیں جنہیں بدلنے کی ضرورت پڑ سکے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت ان میں زیادہ سختی کی ضرورت پیش آ جائے"

(مطالبات صفحہ ۲۵)

ہماری بھارت گورنمنٹ نے بھی تجربہ کے بعد زیورات کو اقتصادی مسئلہ قرار دیا ہے۔ گولڈ کنٹرول ایکٹ اسی کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ اس ایکٹ کی وجہ سے اگرچہ ہزاروں لاکھوں سناروں کی روزی کا سوال پیدا ہو گیا ہے لیکن ان مشکلات کے باوجود موجودہ حالات میں ہماری گورنمنٹ زیورات کو اقتصادی مسئلہ قرار دے کر گولڈ کنٹرول ایکٹ کا نفاذ کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔

سینما

حضور انور نے مطالبات میں سینما بینی کے خلاف ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ:-

"میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما، سرکس، تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے کلی پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

(مطالبات صفحہ ۲۷)

احباب کرام! سینما بینی پر ہر روز جو روپیہ ضائع ہوتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اور پھر ضیاعِ مال کے علاوہ دنیا میں جو برائی اور فحاشی اور جرائم اور بداخلاقی پھیل رہی ہے۔ اس میں سینما بینی کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ جس نے معاشرہ کو برباد اور متعفن کر رکھا ہے۔ چند سال ہوئے پنڈت جواہر لعل نہرو کی کوٹھی پر دس ہزار عورتوں نے مظاہرہ کیا تھا کہ یہ سینما گھر بند کئے جائیں ہماری اولادیں ان کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہی ہیں۔

مخلصین جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کے اس ارشاد کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ اور اس پر عمل کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن بعض لوگ سینما بینی کو ایک معمولی بات خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ زہر ہے جو بہت جلد انسان کو ہلاکت کے گڑھے میں اتار دیتی ہے۔ بعض ایسے متمول خاندان میری آنکھوں کے سامنے ہیں جنہوں نے سینما بینی کو مشغلۂ حیات بنایا اور گھروں میں ریڈیو پر فحش گانے سنے۔ اور جلد ہی قعرِ مذلت میں گر گئے۔ العیاذ باللہ

تحریک جدید کے مطالبات میں سے صرف مطالبہ اوّل ہی کی بعض جزئیات میں نے پیش کی ہیں جن کی اہمیت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تحریک جدید اور وقفِ جدید کے جملہ مطالبات ایک عظیم اہمیت رکھتے ہیں

آٹھویں اہمیت

آٹھویں اہمیت ان مقدس تحریکات کو یہ حاصل ہے کہ یہ تحریکیں معجزانہ طور پر ترقی کرتی چلی جا رہی ہیں اور شاہراہِ ترقی پر گامزن ہیں۔ ان تحریکات کے بجٹ میں ہر سال اضافہ ہوتا رہتا ہے اور ان تحریکات کے ذریعہ سے ہر سال اندرونِ ملک اور بیرونی ممالک میں کثیر تعداد میں لوگ بھی داخلِ جماعت ہوتے ہیں۔ وقفِ جدید کے متعلق تو اس قدر بتانے پر اکتفا کروں گا کہ یہ مبارک تحریک اندرونِ ملک میں قریہ بہ قریہ تربیت و اصلاح کا نظام پھیلاتی چلی جا رہی ہے۔

تحریک جدید کے متعلق حضور انور تبلیغ بیرونِ ہند کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "وسّع مکانک" کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تم چین اور جاپان اور امریکہ اور افریقہ اور سٹریٹس سیٹلمنٹس اور دوسرے ممالک میں چلے جاؤ اور دنیا میں پھیلتے جاؤ۔ یہاں تک کہ کوئی قوم تمہارا مقابلہ نہ کر سکے" "اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا۔ اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں۔ پھیل جاؤ مشرق میں پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ شمال میں پھیل جاؤ جنوب میں۔ پھیل جاؤ یورپ میں پھیل جاؤ امریکہ میں پھیل جاؤ افریقہ میں۔ پھیل جاؤ جزائر میں۔ پھیل جاؤ چین میں پھیل جاؤ جاپان میں۔ اور پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں۔ یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ، دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو......... پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے"

(سیر روحانی صفحہ ۱۶۰)

تحریک جدید کے اس مقصد میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے کرۂ ارض پر نگاہ ڈالنے سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ ذیل میں اختصاراً ان ممالک کے نام معہ تعداد تبلیغی مراکز درج کئے جاتے ہیں جہاں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغی مشن سرگرمِ عمل ہیں۔

نائیجیریا ۴ تبلیغی مراکز۔ غانا ۱۵۔ سیرالیون ۴۔ لائبیریا ۱۔ نیروبی ٹانگانیکا یوگنڈا ۷۔ جزائر غرب الہند ۲۔ مغربی جرمنی ۱۔ ہالینڈ ایک۔ سوئٹزرلینڈ ۱۔ ناروے ایک۔ ڈنمارک ۱۔ گیمبیا ۱۔ لنڈن ۱۔ سپین ۱۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ ۶۔ ٹرینیڈاڈ ۱۔ سیلون ۱۔ برما ۱۔ ماریشس ۱۔ انڈونیشیا ۷۔ بورنیو ۲۔ شام ۱۔ لبنان ۱۔ اسرائیل ۱۔ ملایا ۱۔ مسقط ۱۔

یہ وہ باقاعدہ تبلیغی مراکز ہیں جو مختلف ممالک میں قائم ہیں اور ان کے تحت کثیر تعداد جماعتیں اپنے اپنے علاقہ میں شاہراہِ ترقی پر گامزن ہیں ان ممالک کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی انفرادی تبلیغ جاری ہے۔ جس کے نتائج خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے نکل رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ نے قلیل عرصہ میں بیرونی ممالک میں اڑھائی تین صد مساجد بھی تعمیر کی ہیں جن میں سے بعض مساجد پر لاکھوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اور یہ عظیم الشان مساجد صلیب کدوں میں توحید و اسلام اور احمدیت کی صداقت کے لئے چمکتے ہوئے نشانات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسی طرح ان ممالک میں اسلامی درسگاہیں بھی قائم کی گئی ہیں۔ جو نومسلموں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ غیر مسلموں کی کشش کا باعث ہیں۔

چودہ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے جس میں سے جرمن، ڈچ، سواحیلی، یوگنڈا اور انگریزی وغیرہ میں شائع ہو کر سندِ قبولیت بھی حاصل کر چکا ہے۔ اسی طرح بیرونی ممالک کی مختلف زبانوں میں مختلف مقامات سے گیارہ اخبارات و رسالہ جات بھی شائع ہو رہے ہیں۔ اور پچیس سے زیادہ زبانوں میں لٹریچر شائع ہو کر تقسیم ہو رہا ہے۔

تحریک جدید کے تحت جماعت احمدیہ کو زمین کے کناروں تک جو کامیابیاں اور ترقیات نصیب ہوئی ہیں ان کا مختصر خاکہ پیش کرنے کے بعد صرف دو تحریریں اس سلسلہ میں غیر از جماعت افراد کی پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ سکھوں کا مشہور اخبار خالصہ سماچار امرتسر لکھتا ہے:۔

سردار امر سنگھ جی دوسانجھ نے مضمون میں بیان کیا کہ صرف احمدی مسلمانوں نے ہی کس طرح دنیا کے تقریباً ہر ملک میں مبلغ بھیج کر اور مساجد قائم کر کے اپنے پاؤں مضبوط کر لئے ہیں۔ امریکہ ایسے ملک میں ان کے ۱۸ تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ گولڈ کوسٹ افریقہ میں یہ تعداد ۲۲۷ ہے۔ دوسرے لٹریچر کے علاوہ ان کے گیارہ اخبار غیر ملکی زبان میں شائع ہو رہے ہیں۔ یہ بات صاف طور پر قابلِ غور ہے کہ افریقہ ایسے پسماندہ ملکوں میں تبلیغ کا میدان زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے یہ لوگ اس طرف خاص توجہ دے رہے ہیں اور حیران کر دینے والی کامیابی حاصل کر رہے ہیں"

(۱۲؍اپریل ۱۹۵۹ء)

۲۔ فار میڈ صاحب چین میں مسلمانوں کی ایک تنظیم "اسلامک ریویو ایسوسی ایشن" کے نام سے قائم ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کے ترجمے بھی شائع کئے ہیں اس سوسائٹی کے سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ کی قربانی اور جدوجہد کو دیکھتے ہوئے ہم مستقبل قریب کے متعلق یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ اس کا نہایت شاندار نتیجہ ظاہر ہوگا......... اس جماعت نے ۱۹۶۲ء تک افریقہ اور ہند اعظم امریکہ اور براعظم یورپ کے مختلف شہروں اور مختلف مقامات پر تقریباً چار سو سے زائد چھوٹی اور بڑی مساجد تعمیر کی ہیں۔ کیا ہم اس عظیم قربانی کو نظر انداز کر سکتے ہیں"

(الفضل ۲۸؍نومبر ۱۹۶۲ء)

بغرضِ اختصار انہی دو اقتباسات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

بہرحال تحریک جدید اور وقفِ جدید کو اس اعتبار سے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے کہ اس وقت تک ان تحریکات کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو عظیم ترقیات نصیب ہوئی ہیں اور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اور ہوتی چلی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ یہ تو ایک بیج ہے جو دنیا کے مختلف علاقوں میں بویا گیا ہے اور خدائی وعدوں کے مطابق یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(باقی آئندہ)

عید الفطر کے موقعہ پر معززین موسیٰ بنی مائنز کو پیغامِ احمدیت

از مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز

مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ کی تحریک پر عید الفطر کے موقعہ پر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز نے ایک پرتکلف دعوتِ چائے کا انتظام کیا جس میں کافی تعداد میں معززینِ شہر اور سرکاری افسران اور تانبے کی کانوں کے افسران کو مدعو کیا گیا تھا۔ بعد نماز عصر ساڑھے چار بجے احاطہ مسجد احمدیہ میں احباب تشریف لائے۔ اس تقریب میں پہلے مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے معزز سامعین سے خطاب فرمایا۔ اور خدا اور بندے کے تعلقات اور مالک و ماتحت کے تعلقات خوشگوار قائم رہنے کے لئے بہت سے نکات بیان فرمائے۔ نیز حضرت رامچندر جی کے بعض واقعات بیان کئے۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے درخشندہ حالات اور بے نظیر قربانی کے کچھ واقعات وضاحت سے بیان فرمائے۔ اور بتلایا کہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے دنیا کے تمام اوتاروں کا احترام کرنا سکھایا۔ اور ان کی تعلیمات کا خلاصہ ایک گلدستہ کی صورت میں ہمارے سامنے پیش کیا ان پاک تعلیمات اور زریں اصولوں کو دنیا کے سامنے ایک دفعہ پھر پیش کرنے کے لئے اور دنیا والوں کے ذہنوں میں تازہ کرنے کے لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ کو قادیان ہندوستان میں مبعوث فرمایا۔ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نیابت میں ان زریں اصولوں کو آپ کے سامنے ایک گلدستہ کی صورت میں پیش کر رہی ہے جن پر عمل کرنے کی صورت میں ہندوستان کے تمام مذاہب باہم شیر و شکر ہو کر محبت اور پیار سے رہ سکتے ہیں۔ اور ہمیں مذاہب کے پیرو کاروں کی بھی عزت ہے اور ہمارے ملک کی بھی عزت اور قدر و منزلت ہے۔

چونکہ سرکاری افسران اور کانوں کے افسروں کے علاوہ ہر قوم اور سوسائٹی کے معززین کو بھی بلایا گیا تھا اور ان پر گلدستہ کی شال صادق آتی تھی۔ اس لئے وہ اس شال سے بہت محظوظ ہوئے

اس کے بعد مکرم ایس این پاسبان صاحب بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر موسیٰ بنی مائنز نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ دراصل دور سے دیکھنے کے باعث ہمیں مذاہب جدا جدا نظر آ رہے ہیں۔ قریب ہو کر دیکھیں تو سب ایک ہی ہیں میں جماعت احمدیہ کی دس بارہ کتابیں مطالعہ کر چکا ہوں اور مزید مطالعہ کر رہا ہوں۔ ان سے میں نے بہت سی اچھی باتیں حاصل کی ہیں۔ آج کی اس تقریب میں ہم سب کے لئے قریب آنے کا ایک نیا موقعہ پیدا کیا گیا ہے۔

اس کے بعد جملہ حاضرین کی تواضع چائے و مٹھائی سے کی گئی۔ اور حاضرین کی خواہش پر سید صمصام علی صاحب مرحوم کی ایک ہندی نظم سنائی گئی۔ اس کے بعد جماعت موسیٰ بنی مائنز کی طرف سے خاکسار نے معزز حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس موقعہ پر دوسرے لوگوں نے بھی کثیر تعداد میں پیغام احمدیت کو سنا۔ احمدیہ لائبریری میں کاروں اور اسکوٹروں سے خوب رونق تھی۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ اور احباب سے مصافحہ کے بعد معززینِ شہر واپس تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تقریب کو لوگوں کی ہدایت کا موجب بنائے اور مختلف قوموں میں محبت و پیار بڑھے۔ آمین

اسلام میں عورت کا مقام

تقریر عزیزہ حلیمہ مبشرہ لائلپوری بر موقعہ جلسہ خواتین جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۴ء

عورت کی حیثیت اور اس کے مقام کے بارہ میں اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں :۔

اول ۔ ایک طبقہ اس بات کا حامی ہے کہ عورت اور مرد میں کوئی فرق نہیں ۔ عورت کو ہر شعبۂ زندگی میں مرد کے دوش بدوش چلنا چاہیئے کوئی وجہ نہیں کہ عورت مرد سے فروتر ثابت ہو اور ایسے کام نہ کر سکے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ مرد تو کر سکتے ہیں مگر عورت نہیں کر سکتی

چنانچہ اسی خیال کے تحت اس وقت یورپ میں بڑی سرعت کے ساتھ عورت کو آگے لایا جا رہا ہے ۔ وہ تمام قسم کے کاموں میں مرد کا مقابلہ کرنے لگی ہے ۔ دفتر میں کلرک ہے تو کارخانہ میں محنت کش ۔ سائنس لیبارٹری میں ریسرچ سکالر ہے تو کھیتی باڑی میں ملکی معیشت بڑھا رہی ہے ۔ حتیٰ کہ زمین سے اڑ کر خلا کو سر کرنے اور چاند ستاروں تک پہنچنے میں بھی عورت نے مرد کا خوب مقابلہ شروع کر دیا ہے

اس کے برعکس دوسرا طبقہ عورت کی کسی انفرادی حیثیت کا سرے سے قائل ہی نہیں اس کے نزدیک مرد سے علیحدہ عورت کی کوئی حیثیت ہی نہیں ۔ عورت زندگی کے کسی شعبے میں دخل دینے کے قطعی ناقابل ہے ۔ باوجود خاوند کے ساتھ دکھ درد میں ہر طرح شریک ہونے اور مصیبت کے وقت اس کی خاطر راتیں بیدار رہ کر گذار دینے کے وہ کسی طرح کی مراعات کے قابل نہیں بلکہ ذرا سے قصور پر پرانے جوتے کی طرح اتار پھینکی جا سکتی ہے ۔ ان کے نزدیک گویا عورت کی زندگی کا تمام تر مقصد یہی ہے کہ گھر کی چار دیواری میں مقید رہ کر مرد کے اشاروں پر چلے اور ہر طرح کا دکھ درد سہہ کر اُف تک نہ کرے ۔ اور ہر آن مرد کی اطاعت گذار بنی رہے

ان دو قسم کے متضاد بلکہ بہت حد تک تکلیف دہ خیالات سے ہٹ کر ایک تیسرا مگر نہایت معتدل اور حکیمانہ خیال اسلام کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے ۔ جو عورت کے فطری صفات اور اندرونی جذبات کے عین مطابق اور اس کے صحیح مقام کو پہچاننے میں ہر طرح کی افراط و تفریط کے خیالات سے بکلی مبرا ہے ۔ چنانچہ اسی کے متعلق اس وقت میں کچھ کہنے کے لئے کھڑی ہوئی ہوں

اسلام کے پیش کردہ نظریہ کے تحت عورت انسانی سوسائٹی کا اہم جزو ہے اس کا اپنا مخصوص اور اونچا مقام ہے ۔ جو روز پیدائش سے لے کر بڑھاپے کی آخری عمر تک نہایت درجہ محبت و شفقت اور عزت و احترام سے دیکھے جانے کے لائق ہے

اسلام ان لوگوں کے خیال کی بھی سخت مخالفت کرتا ہے جو ہر شعبۂ زندگی میں عورت کو خواہ مخواہ مرد کے ساتھ گھسیٹنا چاہتے ہیں اور اس کا نام مساوات رکھتے ہیں ۔ حالانکہ مساوات اس چیز کا نام نہیں کہ کسی طبقہ کے فطری صفات کو اصلاً نظر انداز کر کے دوسرے طبقہ کے ساتھ باندھ دیا جائے ۔ بلکہ ہر طبقہ کے لئے اپنے اپنے دائرہ میں بغیر کسی بیرونی دباؤ یا مزاحمت کے ترقی کرنے کے برابر کے مواقع بہم پہنچانا اصل مساوات ہے ۔

عورت اور مرد کی اندرونی و بیرونی جسم کی بناوٹ ہی ظاہر کرتی ہے کہ قدرت نے ان کے لئے دو الگ الگ دائرہ عمل بنایا ہے ۔ ورنہ ان کے جسم کی ساخت میں ایسا نمایاں فرق نہ ہوتا عورت کی جسمانی ساخت کے نمایاں فرق کو دیکھتے ہوئے ماننا پڑتا ہے کہ اپنی بعض مخصوص صفات کے لحاظ سے پیدائش اور اولاد کی عمدہ تربیت ۔ گھر کا اعلیٰ انتظام وغیرہ قسم کے سارے کاموں کے لئے فطرتاً عورت ہی موزوں ہے ۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے آدمیوں کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی شہرت اور ناموری کی اصل بنیاد ماں کی عمدہ تربیت میں ہی رکھی گئی تھی ۔

اس لئے جس طرح عورت کے ان فطرتی صفات سے انکار ممکن نہیں اسی طرح ان فطرتی امور کو چھوڑ کر عورت کا دوسرے مشاغل میں حصہ لینا بھی ایسی بڑی غلطی ہے جس سے قوم و ملک کا رخ بجائے ترقی کے تنزل کی طرف ہو جانا یقینی ہے ۔ اس لئے کہ جب اعلیٰ تربیت یافتہ بچے نہ ہوں گے تو قوم و ملک کے لئے صحیح معنوں میں قربانیاں کرنے والے بھی بہت کم پیدا ہوں گے ۔ بیشک عورت سے متعلق تمام فرائض کی ادائیگی کے بعد عورتیں اگر مردوں کا ہاتھ بٹائیں ۔ اور دوسرے مشاغل زندگی میں حصہ لیں تو یہ ان کے لئے قابل تعریف ہے لیکن محض مرد کی برابری کرنے کے خیال سے اپنے واجبی فرائض کو ترک کر دینا قدرت اور فطرت کا مقابلہ کرنا ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا ۔ !

اسلام نے اپنی پاک تعلیم کے ذریعہ عورت کو عزت و احترام کا اتنا اونچا درجہ اور بلند مقام دے رکھا ہے اس کے لئے مقدس بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بہت بڑی ضمانت ہے کہ

الجنۃ تحت اقدام الامھات

کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے

اسی طرح قرآن کریم میں فرمایا ھن لباس لکم وانتم لباس لھن ۔ یعنی عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو ۔ !

اس آیہ کریمہ میں عورت مرد کو ایک دوسرے کا لباس کہہ کر عورت کے وجود کو مرد کے لئے کس قدر اہم قرار دیا گیا ہے اور اس کے درجہ کو کتنا اونچا دکھایا گیا ہے

لباس کی پر لطف تشبیہ کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ جس طرح انسان کا لباس اسے سردی گرمی سے بچاتا ہے اس کی برہنگی کو ڈھانپتا ہے وہ اس کے لئے زینت اور تجمل کا ذریعہ ہے یہی حالت عورت اور مرد کے باہمی تعلقات میں ملحوظ رکھی گئی ہے ۔ مراد یہ کہ :۔

۱۔ جس طرح لباس دھوپ اور سردی کے ضرر سے انسان کی حفاظت کرتا ہے عورت مرد کا باہمی تعلق ایک دوسرے کو بدی سے بچاتا ہے

۲۔ طبعی طور پر ہر انسان چاہتا ہے کہ زندگی میں اس کا کوئی غمگسار اور محرم راز ہو ۔ تنہا انسان اس آدمی کی طرح ہے جس کا بدن کپڑوں سے خالی ہو ۔ یہ عورت ہی ہے جو مرد کیلئے غمگسار اور محرم راز بن کر اس کی برہنگی کو دور کرتی ہے اور اپنے وجود کے ساتھ مرد کے لئے راحت اور تسکین کا سامان کرتی ہے

۳۔ اسی طرح مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد کا جوڑا زینت اور زیبائش کا موجب ہوتا ہے ۔ کیونکہ تنہائی کی بے مزگی کو دور کر کے گھر کی رونق کو دوبالا کرنے والی یہ عورت ہی کی ذات ہے جسے بجا طور پر کلام الٰہی میں مرد کے لئے لباس کے قابل قدر لفظ سے یاد کیا گیا ہے

یہ ہے عورت کے بارہ میں اسلام کا پیش کردہ بلند نظریہ ۔ اور انسانی سوسائٹی میں عورت کا اہم مقام ۔ !!

اسلام نے اپنے آغاز میں جب عورت کے اس بلند مقام کا اعلان کیا اس وقت دنیا میں عورت کو کوئی پوزیشن حاصل نہ تھی ۔ خود ملک عرب میں جہاں سے اسلام کی ابتدا ہوئی عورت کو بڑی ہی بے قدری سے دیکھا جاتا تھا ۔ انہیں حیوانات سے بدتر سمجھا جاتا ۔ مائیں بیٹوں میں دوسری جائداد کی طرح تقسیم ہوتیں ۔ بیٹی کی پیدائش بہت بڑی بدنصیبی خیال کی جاتی ۔ حتیٰ کہ بعض عرب قبائل تو بیٹیوں کو زندہ ہی دفن کر دیا کرتے تھے ۔

چنانچہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایک لڑکی کو گود میں لئے کھلا رہے تھے کہ قبیلہ بنی تمیم کا سردار قیس نامی پاس سے گذرا ۔ اس نے دریافت کیا یہ کس جانور کا بچہ ہے جسے آپ کھلا رہے ہیں ؟ فرمایا "یہ میرا بچہ ہے" ۔ قیس نے کہا خدا کی قسم میری بہت سی لڑکیاں ہوئیں لیکن میں نے ان کو زندہ دفن کر دیا اور کسی کو بھی نہ کھلایا ۔ اس پر آپؐ نے فرمایا :۔

"اے بدنصیب ! معلوم ہوتا ہے کہ تیرا دل پدری شفقت سے بالکل خالی ہے اسی لئے تو تو ایک بہت بڑی نعمت سے جو انسان کو دی گئی محروم ہے"

اسی طرح ایک عرب نے آپؐ کے سامنے خود اپنا واقعہ بیان کیا جسے سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ اس نے بیان کیا کہ :۔

ایک دفعہ میرے ایک لمبے سفر پر چلے جانے کے چند روز بعد میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ۔ واپس آیا تو وہ کچھ بڑی ہو گئی تھی ۔ اور بڑی سمجھدار تھی ۔ وہ پیاری پیاری باتیں کرتی تھی ۔ اپنے قبیلے کے رواج کے زیر اثر میں اس سے پر یہ سار رہا کہ کسی نہ کسی وقت اس کو دفن کر دوں ۔ چنانچہ ایک روز اسے جنگل میں ساتھ لے گیا ۔ رستے میں جب وہ اپنی توتلی زبان سے پوچھتی ابا ! مجھے کہاں لئے جاتے ہو تو میں ٹال دیتا ۔ !! آخر ایک جگہ گڑھا کھودنا شروع کیا وہ پوچھتی ابا ! کیا کر رہے ہو ؟ میں نے اسے پھر ٹال دیا ۔ آخر گڑھا کھود کر اسے اس گڑھے میں لٹا دیا ۔ وہ پھر پوچھتی ابا مجھے کیا کر رہے ہو ۔ میں نے اس پر مٹی ڈالنی شروع کر دی ۔ وہ کہنے لگی ۔ کیا تم مجھے اکیلا یہاں چھوڑ کر چلے جاؤ گے ۔ ؟ میں نے اس کی بھی پروا نہ کی ۔ وہ چلاتی رہی اور میں اس پر مٹی ڈالتا گیا ۔ حتیٰ کہ اسے دفن ہی کر دیا ۔ !!

وہ اپنا واقعہ بڑے فخر سے سنا رہا تھا ۔ ادھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہہ رہے تھے ۔ رقت کی حالت میں بس اتنا فرمایا :۔

مَنْ لَا یَرْحَمْ لَا یُرْحَم

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

یہ کیسا دردناک واقعہ ہے ۔ بس اسی قسم کے اور ہزاروں ظلم اس بے کس ناتواں طبقہ پر اس وقت ڈھائے جا رہے تھے جن سے میرے آقا رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف صنف نازک کو نجات دلائی بلکہ بڑے عزت و وقار کے ساتھ مردوں کے برابر لا کھڑا کر دیا ۔ !!

مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے اس احسان عظیم کو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے کچھ اس طرح نظم فرمایا ہے

رکھو پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خون جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی
یہ خون جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی فطرت پر غالب آتی تھی
کیا تیری قدر و قیمت تھی کچھ سوچ تیری کیا عزت تھی
تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی
عورت ہونا تھی سخت خطا تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا تا مرگ سزائیں پاتی تھی
گویا تو کنکر پتھر تھی احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر ترکہ میں بانٹی جاتی تھی
وہ رحمت عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انسان کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے

ان ظلموں سے چھڑاتا ہے

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

جیسا کہ ان اشعار میں اشارہ کیا گیا ہے حضرت مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ کئے جا رہے اس ذلّت آمیز سلوک کا نہ صرف رواج ہی بدل دیا بلکہ صنفِ نازک کے لئے سب کے دلوں میں محبت و شفقت عزت و احترام کے جذبات بھر دیئے۔ آپؐ نے فرمایا :- "جس کے ہاں دو لڑکیاں ہوں اور وہ ان کو اچھی طرح تعلیم دے تو وہ اسے جنت دلانے کا موجب ہونگی۔"

اسی طرح فرمایا :-

"جس شخص کے ہاں کوئی لڑکی ہو پھر وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے اور نہ ہی اپنے لڑکوں کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔"

اس پر زور وعظ و تلقین کے ساتھ اس بارہ میں خود آپؐ کا اپنا عملی نمونہ بھی بڑا شاندار رہا اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ آپؐ کا کوئی بیٹا بھی عمر پانے والا نہ ہوا۔ اگر بھی عمر پائی تو بیٹیوں نے اور آپ نے عملی رنگ میں ان کی جو اعلےٰ تربیت فرمائی وہ آپ کی چہیتی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی سے عیاں ہے۔ جو گہری محبت آپؐ کو ان سے تھی وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ جب حضور اپنی بیٹی فاطمہ کو آتا دیکھتے تو تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اور محبت و شفقت سے فرماتے میری بیٹی میری بیٹی۔ اور فاطمہؓ بھی اپنے بزرگ مقدس باپ سے لپٹ جاتیں۔

یہی نہیں کہ اسلام نے عورت کے ساتھ محض بچپن میں حسنِ سلوک اور محبت کا برتاؤ کرنے کی ہدایت دی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں عورت کی عمر آگے بڑھتی جاتی ہے اسلام کے نزدیک اس کی قدر و منزلت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے مثلاً اسلامی تعلیم کی روشنی میں :-

بچپن کے زمانہ میں اگر عورت کے صرف والدین اس سے محبت و شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں تو جب وہ جوان ہوتی ہے اور ایک دوسرے گھر کو آباد کرتی ہے تو اس کی قدر و منزلت میں قانونی طور پر یوں اضافہ ہوتا ہے کہ عقدِ نکاح کے وقت ہی حق مہر کے ذریعہ عورت کو ایک مستقل جائداد اور مخصوص مال کی مالک بنا دیتا ہے اور ساتھ ہی شوہر کو اس کے ساتھ حسنِ معاشرت کی تاکید کر دی جاتی ہے کہ

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ

یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتا ہے

اسلام کے نزدیک اب عورت اس نئے گھر کی رانی ہے۔ اسے خانگی معاملات میں پوری آزادی ہے وہ خاوند کو مشورہ دے سکے گی۔ اس کے مال، زر، دولت کی حفاظت کرے گی۔ اور خاوند اس کے نان و نفقہ اور دوسری جملہ ضروریات کا متکفل ہوگا۔!

شادی کے بعد اگر خدانخواستہ میاں بیوی کی ناچاقی ہو جاتی ہے۔ اور دونوں کا ایک ساتھ نباہ ممکن نہیں تو اسلام عورت کو طلاق لینے کا پورا پورا حق دیتا ہے۔ جسے اسلامی اصطلاح میں خُلع کہتے ہیں۔ تا عورت کی زندگی ہمیشہ کے لئے اجیرن بن کر نہ رہ جائے۔

اسی طرح قانونی طور پر عورت کیلئے وراثت کا حق تسلیم کیا گیا ہے۔ اور مختلف حالتوں میں اس کے لئے الگ الگ حصص کی تعیین کر دی گئی ہے تا صنفِ نازک کو کسی طرح کا نقصان نہ ہونے پائے۔

پھر شادی کے بعد با اولاد ہونے کی صورت میں اسلامی نقطۂ نگاہ سے عورت کی عزت و احترام میں ایک بہت بڑے باب کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

اسلام بچوں کے سامنے ماں کو عزت و احترام کے نہایت ہی اونچے مقام پر پیش کرتا ہے۔ ہر دم ماں کی اطاعت و فرمانبرداری کی تاکید کرتا ہے عمر بھر اس کی خدمت بجا لانا فرض قرار دیتا ہے حتیٰ کہ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ کہہ کر جنت کو ماں کے قدموں میں بیان کرتا ہے

اس سلسلہ میں حضرت مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ بڑا ہی شاندار ہے۔ اگرچہ آپؐ کے والدین بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے لیکن آپ کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ کی نسبت عزت و احترام کا جو عملی نمونہ حضور نے دکھایا وہ بڑا ہی قابلِ قدر اور لائقِ تقلید ہے۔ روایات بتاتی ہیں کہ جب کبھی آپؐ کے پاس آپؐ کی رضاعی والدہ آتیں تو انہیں آتا دیکھتے ہی آپ بیتاب ہو جاتے۔ اور میری ماں! میری ماں! کہہ کر بڑی تعظیم سے ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھا دیتے اور رخصت کرتے وقت حسبِ توفیق مالی خدمت بھی کرتے۔!!

اسلام نے ماں کو بھی وراثت کا حقدار قرار دیا ہے اور مختلف حالتوں میں ماں کو چھٹے حصہ سے تیسرے حصہ تک کا حقدار قرار دیا ہے۔

اسلام نے اگر ماں کی تعظیم و تکریم کا ایسا بلند مقام بخشا ہے۔ تو اولاد کی اعلےٰ تربیت و نگہداشت کی اہم ذمہ داری بھی اس پر ڈالی ہے۔ اسلام نے اس نکتہ کو ہمیشہ سامنے رکھا ہے کہ وہی قومیں ترقی کے بامِ عروج پر پہنچتی ہیں جن کی مائیں اپنے نونہالوں کی اچھے ڈھنگ سے تربیت کریں۔ اور اپنی گود ہی سے ان کو اعلےٰ اخلاق و اطوار میں ڈھالنے لگیں۔ چنانچہ ماؤں کے قدموں میں جنت کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ قومی جنت یعنی اس کی ترقی اور عروج ماؤں کے قدموں میں یعنی ان کی تربیت یافتہ اولاد کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے جسے تمام مسلم خواتین نے ہمیشہ مد نظر رکھا۔ چنانچہ اسلامی تاریخ مسلم خواتین کے ایسے شاندار عملی نمونوں سے جگمگا رہی ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے بیٹوں حضرت امام حسن و حسین کو اعلےٰ تربیت دینے اور دینِ اسلام کے لئے اعلےٰ نمونہ بن کر دکھانے ہی کا نتیجہ ہے کہ آج ان کو سید الشہداء کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسی ضمن میں ایک اور بہادر خاتون حضرت خنساءؓ کا واقعہ تو بہت ہی پُر لطف اور باعثِ تقلید ہے :-

"تاریخ میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب عراق میں قادسیہ کے مقام پر جنگ جاری تھی۔ تو حضرت خنساءؓ اپنے چار بیٹوں کو لے کر میدانِ جنگ میں آ گئیں۔ اور ان کو مخاطب کر کے کہا :-

"پیارے بیٹو! تم نے اسلام کو خوشی سے قبول کیا۔ اب اس کی خاطر قربانی کرنا تمہارا فرض ہے۔ خدا کی قسم میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت کی اور نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا۔ یہ دنیا چند روزہ ہے اور اس میں جو آیا وہ ایک نہ ایک دن مرے گا لیکن خوش قسمت ہے وہ انسان جسے خدا کی راہ میں جان دینے کا موقعہ ملے اس لئے صبح اٹھ کر لڑنے کے میدان میں نکلو اور آخر وقت تک لڑو۔ کامیاب ہو کر واپس آؤ۔ نہیں تو شہادت کا مرتبہ حاصل کرو۔"

"تاریخ بتاتی ہے کہ سعادتمند بیٹوں نے اپنی بوڑھی ماں کی اس نصیحت کو توجہ سے سنا ! اور لڑائی شروع ہوتے ہی شعر پڑھتے ہوئے ایک ساتھ میدانِ کارزار میں کود گئے۔ اور چاروں نے شہادت حاصل کی ـــــ وفادار ماں نے جب بیٹوں کی شہادت کی خبر سنی تو دفن کو قربانی کا یہ موقعہ ملنے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

جہاں تک عورت کے دوسرے حقوق کا تعلق ہے ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے عورت کو وہ حقوق دئے کہ ترقی یافتہ ملکوں میں عورت کو ابھی تک پوری طرح حاصل نہیں۔ درحقیقت عورت نے اسلام کی گود میں آ کر ہی جانا ہے کہ وہ بھی انسان ہے اس کو بھی اپنی زندگی پر پورا حق ہے۔ اس کا احساس خودی بیدار ہوا۔ مسلمان عورتوں کے کارناموں سے تاریخ کے صفحات جگمگا رہے ہیں ـــــ انہوں نے لڑائی کے میدان میں زخمیوں کی نرسنگ کی

• ـــــ اپنی پُرجوش تقریروں سے لڑنے والے مجاہدوں کو ہمت دلائی۔ اور ہر طرح سے ان کی مدد کی۔

• ـــــ بچوں کی اعلےٰ تربیت کر کے انہوں نے ایسے شہ زور سپوت پیدا کئے اور ہمیشہ کے لئے دنیا میں شہرت پائی۔

• ـــــ علومِ دینیہ میں وہ کمال حاصل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

نصف دین عائشہؓ سے سیکھیں

• ـــــ مسلم خواتین کی ایک بڑی تعداد نے شعر و ادب اور علم و فضل میں بڑا نام پایا۔

الغرض اسلام کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ عورت کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر اسے علم و ادب کی شمع بنا دیا۔ وہ لڑائی کے میدان میں سپاہی تھی۔ وہ عالم بھی تھی اور شاعر بھی با ایں ہمہ وہ اپنے باپ کی نیک بیٹی اور بھائی کی اچھی بہن۔ شوہر کی غمگسار بیوی اور بچوں کی سلیقہ شعار ماں بھی۔

اسلام کے دنیا میں جلد ترقی کر جانے کا راز ہی یہی ہے کہ اس کے پھیلانے والے نے پہلے عورت کو اس کا اصل مقام دیا۔ صنفِ نازک کی مدد کی۔ اس کی بری حالت کو سدھارا اور بار بار عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ہدایت کی۔ اس طرح عورت کو اپنی خودی کا احساس ہوا اور جب مسلم عورت کو کام کرنے کا موقعہ ملا تو اس نے وہ کچھ کر دکھایا کہ دنیا حیران رہ گئی۔

اسلام نے عورت کو پردہ کا حکم دے کر بھی اس کا مقام و مرتبہ بلند کیا ہے۔ کیونکہ اسے یہ احساس دلایا گیا ہے کہ تو ایک قیمتی جوہر ہے جسے غیروں کی نظروں سے بچانا ضروری ہے۔ پردہ کی رعایت نہ رکھتے ہوئے آج یورپ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں

بس اسلام نے عورت کو جو بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے اسے حاصل کرنے کے لئے ہر مسلم خاتون کو کوشش کرنی چاہیئے

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم ۴ قاعدہ ۸

۱۔ مقامِ اشاعت	قادیان	۵۔ ایڈیٹر کا نام	محمد حفیظ بقاپوری
۲۔ وقفہ اشاعت	ہفتہ وار	قومیت	ہندوستانی
۳ و ۴۔ پرنٹر و پبلشر	ملک صلاح الدین	پتہ	محلہ احمدیہ قادیان
قومیت	ہندوستانی	۶۔ اخبار کے مالک فرد یا ادارہ کا نام	صدر انجمن احمدیہ قادیان
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان		

میں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

ملک صلاح الدین ایم اے پبلشر اخبار بدر قادیان ۲۰ فروری ۱۹۶۵ء

بھارت کی مختلف جماعتوں میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقاریب

یادگیر

مورخہ ۲۰ر فروری بروز شنبہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کے صحن میں "یوم مصلح موعود" کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم بہادر خاں صاحب نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی شان میں خوش الحانی سے نظم سنائی۔ نظم کے بعد جناب صدر نے افتتاحی تقریر فرماتے ہوئے جلسہ کی غرض و غایت پر شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی۔ پہلی تقریر مکرم بشیر الدین احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے فرمائی۔ آپ نے ۲۰ر فروری کی پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا اور اختصار کے ساتھ پیشگوئی کے بعض پہلو بیان کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی تحریک کی۔

دوسری تقریر مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری نے فرمائی جس میں آپ نے مصلح موعود کے متعلق سابقہ کتب کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے دوسرے مسلمان بزرگوں کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے دوسرے مسلمان بزرگوں کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں اور آخر پر موصوف نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی کے واقعات کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جس طرح صحابہ کرام رضی نے خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وفاداری کی اور دین کی راہ میں بے دریغ قربانیاں کیں اور اپنی ذمہ داریوں کو جس شان سے نبھایا تاریخ اس پر شاہد ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ ہم نے مصلح موعود کا مبارک زمانہ پایا۔ آج ہمیں مصلح موعود کی آواز پر ہر طرح کی قربانیوں کا اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہیئے اور اپنی ذمہ داریوں کو یوں نبھانا چاہیئے جس طرح مصلح موعود ایدہ اللہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام کو اپنے فرائض صحیح رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

بعدہٗ عزیزم نصرت اللہ صاحب غوری نے حضرت مسیح پاک کا منظوم کلام

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ تیسری تقریر مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری بی کام نے فرمائی۔ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا اجمالاً تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح پاک کی دعائیں جو اسلام کی ترقی اور دنیا میں غلبہ کے لئے نہایت دردمندی اور دلی تڑپ کے ساتھ حضور نے کیں کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ ہوشیار پور کی چالیس روزہ چلہ کشی اور دعاؤں کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بطور نشان ایک پاک اور زکی لڑکے کی بشارت دی جو آپ کے تخم اور ذریت سے ہونا تھا۔ اور اس مبارک وجود کی بہت سی صفات بیان فرمائیں۔ چنانچہ وہ پاک لڑکا اور وجیہہ فرزند مصلح موعود کے رنگ میں ظاہر ہوا جو آج ہم میں موجود ہے۔ اس مبارک وجود نے خدمت اسلام کے جو کارنامے انجام دئیے ہیں ان سے دنیا حیران ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس مبارک وجود کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے تبلیغ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے مبارک کام میں ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔

آخری تقریر مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا کی تاریخ میں دعا کے نتیجہ میں تین عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں سب سے عظیم الشان نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بابرکت وجود ظاہر ہوا۔ آپ کے بعد آپ کی وہ دعائیں جو آپ نے اپنی امت کی ترقی کے لئے کی تھیں ان کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظاہر ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں یہ تیسرا نشان ظاہر ہوا جو حضرت مصلح موعود کا وجود ہے۔

آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مصلح موعود کی باون ۵۲ صفات کا ذکر کیا۔ اور ان صفات میں سے ایک صفت کہ

خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا

کی تفصیل سے وضاحت فرمائی۔ اور آخر پر حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ صدر محترم نے اپنی اختتامی تقریر میں حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور فعال لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے صدقہ کی تحریک بھی کی۔ جس میں حاضرین جلسہ نے حسب توفیق حصہ لیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ حاضرین مجلس کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی۔ دوسرے روز صدقہ کی جمع شدہ رقم سے چار بکرے ذبح کر کے مستحق احباب میں تقسیم کر دئیے گئے۔ اور بقیہ رقم مبلغ چالیس روپے مرکز بھجوا دئیے گئے۔ دعا ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں اور صدقات کو قبول فرماتے ہوئے ہمارے امام حضرت المصلح الموعود کو صحت و سلامتی کے ساتھ فعال لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیں حضور کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے آمین

خاکسار محمد نصرت اللہ غوری الور یادگیر

مانڈوجن کشمیر

آج مورخہ ۲۰ر فروری کو مسجد احمدیہ مانڈوجن میں احباب جماعت اپنے بچوں سمیت جمع ہوئے۔ آج کے روز اللہ تعالیٰ نے ساری وادی میں کئی روز بادل اور برفباری کے بعد دھوپ کھلا دی۔ گویا بزبان حال وادی کشمیر یہ شہادت دیتی تھی کہ "نور آتا ہے نور"۔ خاکسار کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم غلام احمد صاحب شیخ نے کی۔ اس کے بعد کچھ نظمیں ہوئیں۔ مکرم عبد الغنی صاحب بانڈے نے حضرت مصلح موعود کی صداقت پر الہٰی پیشگوئیوں اور واقعات کی روشنی میں مبسوط اور دلچسپ تقریر کی۔

اس کے بعد محمد احسن صاحب شیخ صدر جماعت نے احباب کو بیدار ہونے اور ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود کی قیادت میں قربانیاں کرنے کی تحریک کی۔

آخر پر خاکسار نے حضرت مصلح موعود کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے لئے کارہائے نمایاں کی تفصیل بیان کی۔ آخر میں حضور انور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار غلام احمد شاہ مبلغ مانڈوجن کشمیر

مدراس

یہاں یوم مصلح موعود زیر صدارت جناب سید زین العابدین صاحب اسلامک سنٹر میں منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید مکرم محمد رفیق صاحب نے کی نظم مکرم ابو سعید مہاجر صاحب نے حضرت مصلح موعود و خلافت احمدیت کے موضوع پر سنائی جو انہوں نے خود کہی تھی سامعین نے نظم کو بہت پسند کیا۔ اس کے بعد مکرم مرزا عزیز بیگ صاحب نے مصلح موعود کے عنوان پر ایک مدلل اور مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے نشان نمائی کا مطالبہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوشیار پور میں چلہ کشی تضرعانہ دعائیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایک عظیم المرتبت فرزند کی خوشخبری اور اس کے مصداق کی پیدائش وغیرہ امور کو بالتفصیل بیان کیا۔ اور پھر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارنامے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہر قدم پر آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازا

اس کے بعد مکرم سید امجد حسین صاحب نے حضرت مصلح موعود کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ اسی طرح مکرم محمد محمود صاحب اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوانوں نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں محترم جناب پروفیسر مولوی محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مدراس نے حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی صحت و عافیت کے لئے اور درازیٔ عمر کے لئے پرسوز دعا کرائی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ خاکسار سیکرٹری تبلیغ مدراس

تانگرام بنگال

۲۰ر فروری بروز ہفتہ یہاں جلسۂ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم جناب ماسٹر محبوب الحق صاحب نے ادا فرمائے۔ پنڈال کو رنگا رنگ اشتہاروں و قطعات وغیرہ سے سجایا گیا تھا۔ جو پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف عنوانات سے متعلق تھے۔ تلاوت قرآن مجید محمد علی صاحب نے کی۔ اور نظم خاکسار نے پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور مصلح موعود کی پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا۔ اور حضرت مصلح موعود کے ذریعہ دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے وسیع انتظام پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اسی عظیم الشان نشان کے ظہور کی خوشی میں جماعت ہر سال یہ جلسے منعقد کرتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی اس بیش بہا نعمت پر خدا تعالیٰ کے حضور شکر بجا لایا جا سکے۔ اور ساتھ ہی ہم حضور کی درازیٔ عمر اور اسلام کی خدمت کے لئے حضور کے مزید توفیق پانے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

دوسری تقریر ظہور مصلح موعود کے موضوع پر خوندکار غلام رسول صاحب نے کی۔ اور حضور کی پیدائش سے لے کر خلافت تک کے حالات اور واقعات بیان کئے۔

تیسری تقریر محمد علی صاحب برہ دوانی نے کی اور حضرت مصلح موعود کے عہد مبارک میں اسلام کی ترقیات اور خدمات بیان کیں۔

پیشگوئی کے مختلف عنوانات پر معراج الدین صاحب۔ خوندکار عبد الحفیظ صاحب اور مکرم مولوی جہاندار حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔　خاکسار عبد المطلب مبلغ بھرت پور

ابراہیم پور۔ بنگال

یہاں ۲۰ر فروری کو زیر صدارت عبد الحفیظ صاحب خوندکار ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مختلف عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔

ایک افسوسناک وفات

یادگیر سے بذریعہ تار یہ اطلاع وصول ہوئی ہے کہ مکرم غلام حسین صاحب چودھری جو ایک لمبے عرصہ سے دمہ کے مریض تھے مورخہ ۱۴ر فروری کو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سلسلہ کے دیرینہ خادم بہت مخلص اور پابند صوم و صلوٰۃ تہجد گذار بزرگ تھے۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے۔

مرحوم موصی تھے اس لئے فی الحال امانتاً احمدیہ قبرستان یادگیر میں انہیں دفن کیا گیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں

خاکسار محمد اسماعیل وکیل یادگیری۔ حیدرآباد

مصلح موعود کے ذریعہ رونما ہونے والا روحانی انقلاب (بقیہ صفحہ ۱)

تو آپ سیرالیون کی طرح گھانا میں بھی جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور ان کے نہایت ہی خوشکن نتائج سے بہت متاثر ہوئے۔ آپ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

"احمدیہ مشن گھانا عیسائی مشنوں کی پرزور مخالفت کے باوجود تبلیغ اسلام کے ضمن میں جو شاندار خدمات بجا لا رہا ہے میں ان سے بہت متاثر ہوا ہوں مجھے یقین ہے کہ اگر ان لوگوں کو موقع دیا جائے اور حکومت گھانا کی طرف سے پورا پورا تحفظ عطا کیا جائے جس کے یہ مستحق ہیں تو یہ لوگ اہل گھانا کی مذہبی ضروریات کو جو عرصہ دراز سے محسوس کی جا رہی ہیں پورا کر سکے [illegible]"

(ترجمہ از انگریزی)

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے قائم کردہ مشنوں اور آپ کے بھیجے ہوئے مبلغین کے ذریعہ افریقہ میں اسلام کو جو شاندار [illegible] حاصل ہو رہی ہیں اور ان کے نتیجہ میں وہاں جو عظیم الشان روحانی انقلاب رونما ہو رہا ہے اس سے متعلق منتخبہ نمونہ از خروارے کے طور پر افریقہ کے بعض نامور مسلم زعماء کے تاثرات پیش کرنے کے بعد اب ہم ذیل میں سیدنا حضرت المصلح الموعود کے ہاتھوں دنیا بھر میں اسلام کی نمایاں اور غیر معمولی فتوحات سے متعلق افریقہ ہی کے ایک اور نامور مسلمان لیڈر کے تاثرات درج کرتے ہیں۔ اور وہ ہیں گھانا کی قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر جناب الحاج یعقوب تالی تولون نا

Alhaj Yaqub Tali Tolon Na

جماعت احمدیہ گھانا کی سینتیسویں[۳۷] سالانہ کانفرنس منعقدہ ۴ تا ۶ جنوری ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر آپ نے ذاتی مشاہدہ اور تجربہ کی بناء پر فرمایا:-

"ابھی ہم نے جماعت احمدیہ کے نصب العین اور دنیا بھر میں اس کی مساعی کے مختصر لیکن صاف اور واضح کوائف سنے ہیں اور ابھی (اسلامی لٹریچر کی نمائش کے ذریعہ) ہماری آنکھوں کے سامنے اس امر کا ثبوت بھی آنے والا ہے کہ جماعت احمدیہ کس طرح اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ بجا لا رہی ہے اور کس طرح وہ اسلامی تعلیم اور اسلامی آداب اور طور و طریق کو زندہ کرنے اور دنیا میں انہیں پہنچانے میں کوشاں ہے۔ اگر یہ کوششیں بروئے کار نہ آتیں تو عین ممکن تھا کہ اسلامی تعلیم اور اسلامی ثقافت بد اثرات زلزلیت کے سیلاب میں غرق ہو کر رہ جاتی۔

دنیا کے بہت سے حصوں میں اس جماعت کی مساعی اور سرگرمیوں کا میں عینی شاہد ہوں اور میں اپنے ذاتی مشاہدہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ ان سب ملکوں میں اس جماعت کی مساعی کی بدولت اسلام فتحیاب ہے۔ فی الحقیقت جیسا کہ کہا جاتا ہے ہمارے زمانہ کی انسانی تاریخ کا سب سے حیران کن واقعہ اسلام کا از سر نو ابھرنا ہے گذشتہ ایک صدی کے اندر اندر اسلام نصف کرۂ ارض پر پھیلنے اور اثر و نفوذ حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اس کے ذریعہ قوموں میں ایک نئی روح پھونکی جا رہی ہے اور اس طرح ایک نئی دنیا معرض وجود میں آ رہی ہے۔ جسے دنیائے اسلام کا نام دیا جا سکتا ہے۔"

(ترجمہ از انگریزی)

افریقہ کے نامور مسلم زعماء اور سربرآوردہ حضرات کے یہ بیانات اور ذاتی مشاہدہ پر مبنی تاثرات اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے اسّی سال قبل سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے کارناموں کے متعلق جو بشارات دی تھیں وہ آج بڑی شان سے پوری ہو رہی ہیں۔ اور ایک دنیا اعتراف کر کر کے ان کے پورا ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہے۔ وہ بشارات یہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کو فتح و ظفر کی کلید قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا:-

"نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

کون کہہ سکتا ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود آج دنیا میں اسیروں کی رستگاری کا موجب ثابت نہیں ہو رہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ آپ نے زمین کے کناروں تک شہرت نہیں پائی اور کون کہہ سکتا ہے کہ قومیں آپ سے برکت نہیں پا رہیں؟ اسود و احمر اقوام کے وہ ہزاروں ہزار خوش نصیب جنہیں اطراف و جوانب عالم میں آپ کے قائم کردہ مشنوں اور آپ کے بھیجے ہوئے مبلغوں کے ذریعہ روحانی اسیری سے رستگاری نصیب ہوئی ہے۔ وہ آپ سے نہیں تو اور کس سے برکت پا رہے ہیں۔ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والے مصلح موعود کی حیثیت سے زمین کے کناروں تک آپ نے نہیں تو اور کس نے شہرت پائی ہے؟ زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آپ کے ذریعہ ضلالت میں بھٹکنے والوں کا روحانی اسیری سے رستگاری حاصل کرنا، زمین کے کناروں تک آپ کی شہرت کا پہنچنا اور قوموں کا آپ سے برکت پانا یہ وہ منہ بولتے زندہ حقائق ہیں جن کے اپنے اور پرائے سب معترف ہیں مختلف قوموں کے مسلمان زعماء اور سربرآوردہ حضرات ہی آپ کے عظیم الشان کارناموں سے متاثر ہو کر دلی مسرت کے اظہار کے طور پر ان کا اعتراف نہیں کر رہے بلکہ مغرب کے وہ عیسائی پادری اور نقاد بھی جنہیں آپ کے محیر العقول کارناموں کی وجہ سے سب سے زیادہ زک اٹھانی پڑ رہی ہے چار و ناچار ان حقائق کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود میں پیشگوئی مصلح موعود کے پورا ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(بشکریہ الفضل ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ

(رپورٹ مرسلہ مکرم سید غوث صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام ۱۲ فروری ۱۹۶۵ء کو آٹھ بجے شب بمقام موسیٰ باؤلی ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ موسیٰ باؤلی حیدرآباد کا وہ محلہ ہے جہاں مسلمانوں کی گنجان آبادی ہے۔ جلسہ کے متعلق چونکہ قبل از وقت اشتہارات کے ذریعہ اہل محلہ کو اطلاع دی گئی تھی اس لئے ہمارے جلسہ گاہ اور ملحقہ مسجد اور جلسہ گاہ کے آس پاس کثیر سامعین موجود تھے

جلسہ کی صدارت مکرم مولوی محمد صادق صاحب سیکرٹری تبلیغ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم عبدالمجید صاحب انصاری سابق قائد نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کرانے کے بعد اس قسم کے جلسوں کی غرض و غایت بیان کی۔

سب سے پہلی تقریر مکرم حمید اللہ صاحب نے بڑے پر جوش انداز میں کی۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صفاتی نام "رحمۃ للعالمین" پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالی اور بیان کیا کہ آپ کی رحمت کسی خاص قوم یا زمان و مکان کیلئے مختص نہیں بلکہ ہر ملک و قوم اور زمانہ کے لئے عام ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی جب کہ مسلمانوں میں سخت انحطاط واقع ہو چکا تھا آپ کی رحمت ہی کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی

اس کے بعد مکرم محمد عبدالحمید صاحب بی اے کی تقریر ختم نبوت کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے ایک ٹھوس اور پر از معلومات تقریر کی جس میں قرآن و حدیث اور اقوال سلف صالحین کے ذریعہ ختم نبوت کی اصل حقیقت واضح کی۔ اور بتایا کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی ختم نبوت کی صحیح تفسیر پیش کرتی اور اس پر عامل ہے۔

ان دونوں نوجوانوں نے پہلی بار پبلک تقریریں کی تھیں مگر خدا کے فضل سے دونوں کی تقریریں ٹھوس اور موثر تھیں۔

تیسری تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی تھی آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے اس کی روشنی میں [illegible] ان کی موجودہ حالت کا جائزہ لیا۔ اور بتایا کہ موجودہ مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ چکے ہیں اور ان میں عملی اور اعتقادی انحطاط آ چکا ہے۔ اور یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے عین مطابق ہے کہ اسلام اور قرآن محض نام اور رسم کے طور پر رہ جائیں گے۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہو گئی ہے اسی طرح حضور صلعم کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے عین مطابق اسلام کے اس دور انحطاط میں اس کی سر بلندی اور نشاۃ ثانیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی ہے اور خدا کے فضل سے آج جماعت احمدیہ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ کا عظیم الشان فریضہ کامیاب طور پر بجا لا رہی ہے۔

آخری تقریر محترم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ نے کی۔ آپ نے فرمایا افسوس کہ آج کا مسلمان روحانی طور پر سخت بیمار ہے اور اس کے اعضاء بیکار ہو چکے ہیں۔ اور پھر مزید افسوس یہ کہ جب اسے معالج کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے تو وہ اپنا علاج کروانے کی بجائے ناراض ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا مسلمانوں کے اندر جس قدر بھی تنظیمیں سیاسی یا سماجی رنگ کی موجود ہیں ان سب کا دعویٰ تو روحانی اصلاح ہی کا ہوتا ہے مگر اس کے پس پردہ محض دنیوی لیڈری اور دولت حاصل کرنے کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ فاضل مقرر نے کہا آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے سوا ایک بھی جماعت ایسی نہیں ہے جو اپنے جان و مال سے پر خلوص طور پر اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہو۔

آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا مصداق ثابت کیا اور دعوے سے بتایا کہ آج مسلمانوں کی روحانی اور دینی ترقیات کا انحصار صرف اور صرف اس بات پر ہے کہ وہ امام وقت کی آواز پر لبیک کہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو نتیجہ خیز بنائے۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران بدر کا چندہ ۲۸ ۱/۶۵ و ۲۸ ۲/۶۵ سے ختم ہے۔ مہربانی فرما کر چندہ کی رقم جلد ارسال فرمادیں۔ تاکہ اخبار آپ کے نام جاری رہ سکے

مینجر بدر قادیان

خریداری نمبر	نام و پتہ
۱۰۳۴	مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب سرینگر
۱۰۸۸	" مظفر احمد صاحب پال جمشید پور
۱۱۴۰	" قریشی مختار احمد صاحب لکھنؤ
۱۱۴۴	" محمد عبد العزیز صاحب بہینگنڈہ
۱۲۰۳	" محمد منور صاحب باری پاری گام
۱۲۲۰	" عبد الرحمٰن صاحب کوریل
۱۲۴۴	" عبد السلام صاحب ٹاک سرینگر
۱۲۵۲	" شیخ علی ظہیر صاحب ظہیرآباد
۱۴۲۵	" عبد الباقی صاحب کوسگی
۱۴۲۶	" جاوش احمد صاحب کوسگی
۱۹۰۱	" ڈاکٹر محمد عارف صاحب گونڈہ
۱۰۰۶	" سیٹھ غلام قادر صاحب سکندرآباد
۱۰۳۰	" عبد الجلیل صاحب بنگلور
۱۰۴۳	" ایس ایم احمد صاحب رانچی
۱۰۶۳	" منور علی خاں صاحب ڈی ایس پی
۱۱۷۲	" قاضی حکیم الدین صاحب علی پور کھیڑو
۱۱۸۱	" سید غلام ابراہیم صاحب بردپ
۱۱۹۲	" محمد رفیق صاحب مدراس
۱۱۹۶	مکرمہ مسز ایم ایس ن ۱ صاحبہ مجبوبنشور

خریداری نمبر	نام و پتہ
۱۲۰۱	مکرم سید کمال الدین صاحب بسنہ
۱۲۰۹	" ظہور حسن صاحب دانی "
۱۲۲۵	" محمد قاسم صاحب اڈگور
۱۲۲۹	" محمد ابراہیم صاحب کان پور
۱۲۴۳	" محمد عارف صاحب مظفرنگر
۱۲۴۵	" حمید الدین صاحب لودھی پور
۱۲۶۲	" عبد الہادی صاحب اورنگ آباد
۱۲۶۳	" عبد العزیز صاحب بڈھانوں
۱۲۷۲	" اردو لائبریری اورنگ آباد
۱۲۸۳	مکرمہ ناصرہ سراج صاحبہ حیدرآباد
۱۲۹۸	مکرم ایس اے خان صاحب پٹنہ
۱۴۲۰	" محمد سعید صاحب کانپوری اورنگ آباد
۱۶۰۸	" عبد القادر صاحب مارساکوما
۱۶۱۰	" محمد یوسف علی صاحب بڑمان
۱۶۱۱	" ایم اے منان صاحب دیودرگ
۱۶۱۲	" سید بشیر احمد صاحب کٹکی کلکتہ
۱۶۱۹	" فیاض اینڈ کو کونگام کشمیر
۱۶۶۸	" احمد صاحب ایم اے لکھنؤ

موصی حضرات توجہ فرمائیں

چونکہ موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے اس لئے جن موصیوں کی طرف سے گذشتہ دس ماہ میں چندہ حصہ آمد کم مقدار میں موصول ہوا ہے یا بالکل وصول نہیں ہوا یا جن کے ذمہ گذشتہ سال کا بقایا ہے ان سب کی خدمت میں انفرادی طور پر خطوط بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ایسے تمام موصی صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ **۲۰ر اپریل سے قبل** اپنے چندوں کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ عزیزم خورشید احمد نے امسال ۱۸ر مارچ کو ہری ہنڈیکل کا امتحان دینا ہے۔ اچھی ڈویژن لینے کی صورت میں گورنمنٹ وظیفہ دیتی ہے۔ عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے

۲۔ عزیزم محمد یحییٰ۔ غلام نبی۔ ظفر اللہ۔ مشتاق احمد۔ غلام محی الدین رشید احمد امسالی امتحانات دے رہے ہیں سب کی اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

۳۔ عزیز محمد صدیق ابن عبد الکریم بیمار ہے۔ دعائے صحت فرمائیں　　خاکسار غلام محمد سیکرٹری مال باندی پور

۴۔ میرا بیٹا محمد ادریس میٹرک امتحان دے رہا ہے کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے　خاکسار محمد اسماعیل ٹیلر ماسٹر شوپیاں

۵۔ مکرم محمود احمد صاحب راہی ہینڈور کشمیر نیکی میں ترقی اور ازالہ خانگی مشکلات کے لئے

۶۔ مکرم عبد المنان خان صاحب بی اے کے امتحان میں کامیابی کے لئے

۷۔ مکرم بابو تاج الدین صاحب سرینگر ایک مقدمہ میں کامیابی۔ اپنے بیٹے فضل الرحمٰن کی ڈپلوما انجینئر کے امتحان میں کامیابی۔ اور فضل حق صاحب کے الیکٹرک انجینئرنگ کے محکمہ میں ترقی پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں　　خاکسار حکیم محمد سعید مبلغ

۸۔ کئی دنوں سے میری اہلیہ اور لڑکا بیمار ہیں اور عرصہ پانچ چھ ماہ سے میری اہلیہ کے ماموں بہت سخت بیمار ہیں ان سب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔　خلیل الدین احمد خاں بنائی اڑیسہ

دفتر ہذا سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مینجر بدر

پروگرام تبلیغی دورہ جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند

از ۱۳ر مارچ تا ۹ر اپریل ۱۹۶۵ء

جنوبی ہندوستان کی احمدی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی دورہ سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی ترتیب دیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کے جملہ عہدیداران اور احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہر ممکن تعاون فرماتے ہوئے اس دورہ کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کامیاب بنائیں اور مبلغین کی وفد پہنچنے سے قبل اپنی جماعتوں میں جلسوں کے لئے جگہ اور دیگر انتظامات مکمل فرمالیں۔ مرکز کی طرف سے اس دورہ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل مبلغ بمبئی۔ مکرم حکیم محمد الدین صاحب فاضل مبلغ شیموگہ اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ حیدرآباد وفد میں شامل ہوں گے۔ تبلیغی دورہ میں علاوہ مرکزی مبلغین کے اپنے اپنے علاقہ میں مقامی مبلغ بھی وفد کے ساتھ ہوں گے۔

وفد کے قیام و طعام اور جلسوں کے انعقاد کا انتظام مقامی جماعتوں کے ذمہ ہوگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تاریخ	دن	جماعتیں	تاریخ	دن	جماعتیں
۱۳ مارچ	ہفتہ	حیدرآباد	۲۷ مارچ	ہفتہ	رائچور
۱۴ "	اتوار	"	۲۸ "	اتوار	دیودرگ
۱۵ "	پیر	ظہیرآباد	۲۹ "	پیر	روانگی ہبلی
۱۶ "	منگل	"	۳۰ "	منگل	ہبلی
۱۷ "	بدھ	شادنگر	۳۱ "	بدھ	دھارواڑ
۱۸ "	جمعرات	محبوب نگر	یکم اپریل	جمعرات	روانگی شیموگہ
۱۹ "	جمعہ	چنت کنٹہ	۲ "	جمعہ	شیموگہ
۲۰ "	ہفتہ	کرنول	۳ "	ہفتہ	ساگر
۲۱ "	اتوار	"	۴ "	اتوار	"
۲۲ "	پیر	روانگی یادگیر	۵ "	پیر	سرب
۲۳ "	منگل	یادگیر	۶ "	منگل	بنگلور
۲۴ "	بدھ	[illegible]	۷ "	بدھ	روانگی مدراس
۲۵ "	جمعرات	تیماپور	۸ "	جمعرات	مدراس
۲۶ "	جمعہ	اڈگور	۹ "	جمعہ	"

نجات کی طرف دوڑو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا!:-

۱۔ "خدا تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دیگا"

۲۔ "اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو"

۳۔ "دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو تریباً ہر گھر اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے ...... اے احمدی مخلصو!!! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کروگے"

۴۔ "سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں

اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالوگے۔ اور **تحریک جدید کے جہاد میں** حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دوگے؟"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دعا

میرا ایک لڑکا بعمر ۱۱ سال ابھی تک معذور ہے نہ بولتا ہے نہ کھاتا بیٹھتا ہے گویا عقل فہم اور شعور سے عاری ہے۔ لاہور کراچی اور راولپنڈی تک کے بڑے بڑے ڈاکٹروں سے علاج کرا چکے ہیں۔ وہ اس مرض کا نام Mongolism بتاتے ہیں جس کا ان کی کتابوں کے مطابق کوئی علاج نہیں۔ اس سے قدرتی طور پر تشویش بڑھ گئی ہے ہم چونکہ زندہ قادر و توانا اور حی و قیوم خدا پر ایمان رکھتے ہیں مجھے کامل یقین ہے کہ کسی نہ کسی صاحب دعا اور اولاد کا درد رکھنے والے دوست کی مخلصانہ دعا سے شافی مطلق میرے ... بچہ کو صحت

خبریں

ایب زیگ (مشرقی جرمنی) یکم مارچ۔ سوویت روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسی جن نے آج جرمن [illegible] کو بتایا کہ امریکہ کو یقین ہے کہ ایشیا کے سارے لوگ [illegible] امریکہ کی غیر قانونی حرکات کے خلاف متحد ہو جائیں گے۔ مسٹر کوسی جن آج یہاں ایک رپورٹ [illegible] گر رہے تھے مسٹر کوسی جن نے [illegible] ویت نام کے متعلق امریکہ کی [illegible] کتاب کو نہیں پڑھا لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ سفید کتاب نہیں بلکہ سیاہ کتاب ہے

کوالالمپور۔ ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبد الرحمن نے ہنگامی حالات کے دوران انتخابات معطل کرنے کا اعلان کیا ہے۔

جموں یکم مارچ اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ ریاست کشمیر کے آئین میں ترمیم کر کے صدر ریاست کو گورنر اور وزیر اعظم کو وزیر اعلیٰ نامزد کیا جائے گا۔

نئی دہلی۔ یکم مارچ۔ [illegible] کے قتل کی [illegible] واردات کے سلسلہ میں [illegible] پولیس ابھی [illegible] کا سراغ نہیں لگا سکی [illegible] اس کے باوجود [illegible] کو

اپنی تفتیش کے کسی پہلو کے متعلق بتانے سے گریز کر رہی ہے

ہانگ کانگ۔ یکم مارچ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے سوویت روس میں شائع شدہ اس نئی کتاب پر شدید نکتہ چینی کی ہے جس میں چین کی کمیونسٹ پارٹی کے بخیے ادھیڑ دئے گئے تھے۔ آج ماسکو میں سرکاری سطح پر ایک عالمی کمیونسٹ کانفرنس شروع ہوئی۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اس موقعہ پر یہ رپورٹ شائع کی ہے

کوالالمپور۔ یکم مارچ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے خبر دی ہے کہ آج پارلیمنٹ میں ملائشیا سرکار کی طرف سے انڈونیشیا کی جنگی سرگرمیوں کے متعلق ایک وائٹ پیپر شائع کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ ملائشیا کی سرحد کے ساتھ ساتھ انڈونیشیا کی فوجیں دھڑا دھڑ جمع ہو رہی ہیں۔ سرحدی ملک بورنیو اور دیگر علاقوں میں تازہ دم فوجیں اتاری جا رہی ہیں۔ سرحد کے ساتھ ساتھ انڈونیشیا نے فوجیں جمع کر دی ہیں اور سڑکیں تعمیر کر لی ہیں۔

چنڈی گڑھ۔ پنجاب ودھان سبھا کے اکالی ممبر سردار مجائب سنگھ نے گورنر کی تقریر پر بحث کرتے ہوئے کانگریس سرکار پر سکھ دشمنی کا الزام لگایا اور دارننگ دی کہ اگر سرکار نے فرقہ وارانہ پالیسی ترک نہ کی تو سکھوں کو اپنے حقوق کے لئے میدان میں آنا پڑیگا

کلکتہ کے سولہ احمدی افراد کا حجِ بیت اللہ شریف کا عزم

کلکتہ سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ امسال وہاں سے سولہ احمدی افراد حج بیت اللہ شریف کا عزم رکھتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل خاص سے بیت اللہ شریف کے حج اور زیارت سے سرفراز فرماتا ہے اور اس کی برکات سے نوازتا ہے

اللہ تعالےٰ ان سب احباب و خواتین کو خیر و عافیت کے ساتھ منزلِ مقصود پر پہونچائے اور حج کے جملہ مناسک صحیح رنگ میں بجالانے کی توفیق بخشے اور خیر و عافیت سے واپس لائے۔ اور ان کے قلوب کو منوّر فرمائے۔ عازمینِ حج کی فہرست درج ذیل ہے :-

مکرم میاں محمد صدیق صاحب بانی مع بیگم صاحبہ و صاحبزادی شکیلہ بیگم صاحبہ
مکرم میاں محمد یوسف صاحب بانی مع بیگم صاحبہ
مکرم میاں محمد عمر صاحب سہگل۔ مع بیگم صاحبہ
مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل۔ مع بیگم صاحبہ
مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مع والدہ صاحبہ
مکرم میاں محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ
مکرم میاں عبد المجید صاحب
مکرم میاں محمد ادریس صاحب
مکرم بابو محمد شمس الدین صاحب (حجِ بدل برائے والد صاحب مرحوم میاں محمد [illegible])
مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی (حجِ بدل برائے عزیز میاں محمد حسین صاحب)

احباب کرام ان سب کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار مرزا وسیم احمد قادیان

ولادت

[illegible] کو دوسری لڑکی [illegible] عطا فرمائی ہے [illegible] نام [illegible] تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک [illegible] بنائے [illegible] (ایڈیٹر)

بمبئی میں احمدیہ کانفرنس

یوکرسٹک کانگرس کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ کو جو تبلیغ احمدیت کی توفیق عطا فرمائی اس سے مزید استفادہ کے لئے بمبئی میں ایک احمدیہ کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ جس سے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بھی اتفاق کیا تھا اور جلسہ سالانہ میں اس کے متعلق اعلان بھی کروایا تھا۔

میں نے بمبئی آ کر حالات کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ جتنی جلدیہ کانفرنس بلائی جائے اتنی ہی مفید ہو گی لوہا گرم ہے اسی وقت چوٹ پڑنی چاہیئے۔ شہر کا ایک بڑا طبقہ جماعتِ احمدیہ کی اس تبلیغی جدوجہد سے متاثر ہے اور وہ سمجھنا چاہتا ہے کہ اس جماعت کا دینی اور جماعتی نظام کیا ہے۔ لہٰذا اس وقت جماعت کا خاموش رہنا قرینِ مصلحت نہیں جتنی جلد ممکن ہو یہ کانفرنس منعقد ہونی چاہیئے۔ اس کانفرنس کے اخراجات کا اندازہ دو ہزار روپیہ ہے۔ احباب اس مفید غرض کے لئے اپنا چندہ جلد از جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ کیا عجب کہ ہماری یہی قربانی عظیم انقلاب کا پیش خیمہ بن جائے اور ہندوستان کا یہ سب سے اہم شہر احمدیت کا گہوارہ بن جائے۔

سمیع اللہ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

حضرت مسیح کی صلیبی موت (بقیہ صفحہ ۲)

بہر حال موجودہ مسیحیت کا یہ بنیادی عقیدہ کہ مسیح صلیب پر فوت ہو گئے تھے، نئی نئی انکشافات کی روشنی میں روز بروز شکستہ ہو رہا ہے اور ہر نئے دن میں اسلام کی حقانیت نمایاں ہو رہی ہے۔ قرآن مجید کا بیان واضح ہو رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ سوچنے والوں کے لئے اس میں ایک دلیل ہے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؛

درخواست دعاء

خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے رحیم آقا نے میرے چھوٹے بھائی شاہ آفتاب احمد کو ایف آر سی ایس لنڈن کے امتحان میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔ ایف آر سی ایس فرسٹ پارٹ کا پہلا امتحان بھی عزیز موصوف نے پہلی ہی بار میں پاس کر لیا تھا۔ وہ ۱۹۶۲ء میں پٹنہ سے کناڈا کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ وہاں ایک سال وکٹوریہ ہاسپٹل میں انہیں ہارٹ اور لنکس کے پریکٹس کا اچھا موقعہ مل گیا۔ اور دل اور پھیپھڑوں کے بڑے بڑے اپریشن انہوں نے کئے۔ اس کے بعد لنڈن میں بھی وہاں کے مشہور برومپٹن ہاسپٹل میں ریزیڈنٹ سرجن کی جگہ مل گئی۔ اپریل میں وہ پٹنہ آ رہے ہیں اور جولائی میں ہارٹ اور لنکس کی سرجری میں ڈگری کے لئے کناڈا جائیں گے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد۔ بزرگانِ سلسلہ۔ مبلغین اور درویشان کرام سے درخواست دعا ہے کہ عزیز موصوف کی دینی و دنیوی کامیابیوں کیلئے دعا فرمائیں

خاکسار شکیلہ اختر پٹنہ